نوحہ بی بی سیّدہ زینبؑ

میں شام کی مسافرہ زینبؑ ہے میرا نام
میں بانیٔ فرشِ عزا زینبؑ ہے میرا نام

شبیرؑ کی ہمشیر ہوں قرآن کی تفسیر ہوں
جب سے مدینے سے چلی مظلوم ہوں دلگیر ہوں
ہوتی رہی مجھ پر جفا زینبؑ ہے میرا نام

زندہ ہوں اک مقصد لئے فرشِ عزا گھر گھر بچھے
گھر گھر علم لہراؤں گی وعدہ ہے میرا بھائی سے
وعدہ کروں گی میں وفا زینبؑ ہے میرا نام

زخمی ہے سر زخمی بدن خوں سے بھرا ہے پیراہن
ہم صورتِ باغِ فدک لوٹا گیا میرا چمن
روئی ہوں مثلِ سیدہؑ زینبؑ ہے میرا نام

ستّر قدم کا فاصلہ بھائی تہہِ شمشیر تھا
یا مرتضیٰ یا مصطفیٰؐ دیتی رہی میں تو صدا
میرا اخی مارا گیا زینبؑ ہے میرا نام

308 بیمار میرِ کارواں آنکھوں سے جس کی خوں رواں
کرب و بلا سے جب چلا پہنے ہوئے وہ بیڑیاں
ہمراہ تھی میں بے رِدا زینبؑ ہے میرا نام

میرے پسر مارے گئے پرسہ ملا کچھ یوں مجھے
اہلِ ستم لے آئے ہیں بازو رسن میں باندھ کے
درّوں کی دیتے ہیں سزا زینبؑ ہے میرا نام

مانا بہت بے آس ہوں شبیرؑ کا احساس ہوں
وارث علم کی بن گئی بس اب تو میں عباسؑ ہوں
میری وغا اب دیکھنا زینبؑ ہے میرا نام

دربار میں لے آئے ہو طاقت پہ کیوں اِترائے ہو
میں تو ابھی خاموش ہوں پھر کس لئے گھبرائے ہو
ہم قیدیوں سے خوف کیا زینبؑ ہے میرا نام

رضوانؔ مجھ کو ناز ہے تقدیر پر ریحانؔ کی
کہتی ہے غازیؑ کی بہن نوحہ وہ جب لکھے کوئی
میں ہی اُسے دوں گی صلہ زینبؑ ہے میرا نام